اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

فقہاء کرام وعلماء ومشائخ عظام کے مزارات کی بے حرمتی کا رجحان کیوں؟

خطہ ہندو پاک کے بارے میں یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اسے عرب اور وسط ایشیائی ریاستوں سے آنے والے اہل علم' فقہاء اعلام اور صوفیاء کبار نے کفر وشرک سے پاک کیا۔ان بلند پایہ علمی وروحانی شخصیات کے مزارات ہندو پاک میں آج بھی مرجع خلائق ہیں' وسط ایشیائی ریاستوں پر روسی کیمونزم کے تسلط کے باوجود حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر ائمہ و اسلاف کے مزارات کو کیمونسٹوں نے کبھی نہیں چھیڑا اور ان کے دور میں کسی مزار کی اہانت کی خبر بھی نہیں آئی مگر ادھر پاکستان میں کچھ عرصہ سے مزارات پر خودکش حملوں کی صورت میں توہین اسلاف و علماء ومشائخ کا سلسلہ جاری ہے مجلّہ فقہ اسلامی ان عظیم فقہاء' علماء محدثین' صوفیاء ومشائخ کے مزارات پر حملوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔گزشتہ دنوں ہمیں اردن جانے کا اتفاق ہوا تو ہم نے دیکھا کہ وہاں مزارات کا بڑا احترام ہے' ہم غزوہ مؤتہ کے شہداء کے مزارات کی زیارت کو گئے ایک روز جبکہ ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضر تھے جو ایک الگ بلند وبالا عمارت میں گنبد کے اندر ہے' قبر پر ایک خوبصورت چادر پڑی ہے' اور سرہانے پتھر کی سل پر آپ کا نام نامی اسم گرامی تحریر ہے' اس منظر کو دیکھ کر ذہن میں ایک خیال آیا کہ وطن عزیز پاکستان میں بعض لوگ اپنی تقریر وتبلیغ میں یہ تاثر پیش کرتے ہیں کہ مزارات بنانا ان پر گنبد تعمیر کرنا' مزارات پر چادریں ڈالنا' اور ان کی زیارت کو جانا یہ خالص ہندوستانی قسم کا رواج ہے جو ہندو تہذیب سے مسلمانوں میں در آیا ہے ورنہ عرب اور افریقہ میں یا دیگر اسلامی ریاستوں میں ایسی کوئی چیز نہیں' اور یہ کہ یہ ہندوستان کے کمزور عقیدہ کے مالک ایک خاص گمراہ فرقہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں جن کا اسلام اور تاریخ اسلام سے کوئی تعلق نہیں' اس قسم کی گفتگو اور تحریروں سے کم علم' اپنی تاریخ سے نابلد اور ناپختہ ذہن کے مالک نوجوان متاثر ہو کر یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ مسجد میں بستر لگائے سر پہ عمامہ باندھے' طویل وعریض ریش کا مالک یہ شخص جھوٹ تو نہیں کہہ رہا ہوگا' اور وہ اسے اسلامی روایات' اسلامی تاریخ اور اسلامی عقائد کے خلاف گمان

کرتے ہوئے بزرگ نما قسم کے لوگوں کی باتوں میں آ کر ہر گنبد والی عمارت اور ہر مقبرہ و مزار کو جسم سے بم باندھ کر اڑانے کے لئے تیار ہوجاتے ہے اسی قسم کی تبلیغ کے نتیجہ میں پاکستان میں حال ہی میں لاہور کراچی اور پاکپتن کے مزارات پر خودکش حملے ہوچکے ہیں۔

راقم کو دنیا کے متعدد ممالک کا سفر کرنے کا اتفاق ہوچکا ہے جن میں سے بعض بطور خاص قابل ذکر ہیں جیسے' مصر' شام' لیبیا' متحدہ عرب امارات' سعودی عرب' کویت' لبنان' مسقط سلطنت عمان' ایران عراق اور اب اردن .... ایران عراق لیبیا مصر شام لبنان اردن اور سلطنت عمان میں مزارات بھی ہیں اور ان پر قبے اور گنبد بھی' جنوبی افریقہ' سوڈان اور مراکش نیز دیگر افریقی ممالک میں بھی مزارات ہیں اور ہر جگہ مزارات کی حرمت کا خیال رکھا جاتا ہے۔اور وہاں لوگ باقاعدگی سے اصحاب مزارات سے مستفیض ہونے کے لئے جاتے ہیں اسی طرح ترکی میں اصحاب رسول' اولیاء اللہ' وسط ایشیائی ریاستوں میں محدثین کبار مفسرین کرام اور صوفیاء و اولیاء اللہ کے مزارات معروف ہیں ۔راقم کے خیال میں اب جب کہ دنیا کے فاصلے سمٹ گئے ہیں اور ہر جگہ انٹرنیٹ پر آ گئی ہے' تو سینہ گزٹ روایات وحکایات پر چلنے والے دین داروں کو اپنی روش بدلتے ہوئے اب یہ جھوٹ بولنے کا سلسلہ ختم کردینا چاہئے کہ دنیا میں کہیں بھی مزارات ہیں نہ ان پر کوئی جاتا ہے اور یہ صرف ہندو پاک کی روایات میں داخل ہے۔اس طرح مزارات اور اصحاب مزارات کی اہانت وتوہین کا سلسلہ بند ہونا چاہئے۔

مجلہ فقہ اسلامی کا سنۃ ذات العسرۃ

مجلہ فقہ اسلامی کے دس سال مکمل ہونے پر متعدد احباب نے ہمیں گزشتہ سال مبارک باد کے بھرپور پیغامات ارسال کئے اس موقع پر ہم نے ایک دس سالہ اشاریہ بھی جاری کیا جسے علمی حلقوں میں سراہا گیا۔عین اسی وقت ہمارے ایک دوست نے خدشہ ظاہر کیا کہ تن تنہا دس سال تک ایک علمی پرچہ تسلسل کے ساتھ نکال لینا بڑی کامیابی ہے اس پر کوئی صدقہ کریں اور صدقہ کی ران ہمیں کھلائیں اگرچہ ایک ہی ہو' ورنہ آپ کے پرچہ کو نظر بھی لگ سکتی ہے۔ہم نے اسے مزاح خیال کیا اور ران کی قربانی نہ دی۔لیکن شاید ایسا ہوگیا کہ کسی کی نظر لگ گئی اور ہمارے تمام مالی وسائل بشمول اشتہارات ختم ہوگئے' یوں محسوس ہونے لگا کہ پرچہ کسی صورت جاری نہیں رکھا جاسکے گا۔چنانچہ ہم نے اپنے بعض